Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 3, Issue 1, Spring 2024, PP. 185-200
HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/168
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2867
DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2867
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

Title Benefits of Makki Mowakhat

Author (s): **Samina Rasheed**
PhD Research Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

Dr. Syeda Sadia
Associate Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

Received on: 09 March, 2024
Accepted on: 16 June, 2024
Published on: 22 June, 2024

Citation: Samina Rashid, and Dr. Syeda Sadia. 2024. "Benefits of Makki Mowakhat". *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 3 (1):185-200. https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2867.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

مکی مواخات کے ثمرات

Benefits of Makki Mowakhat

Samina Rasheed
PhD Research Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

Dr. Syeda Sadia
Associate Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot
Email: syeda.sadia@gcwus.edu.pk

Abstract

The study of the blessed life of the Prophet (PBUH) is also have great significant with its sequences of the events. Many proceedings of Prophethood during the Meccan period actually proved to be the prelude or foundation of the importance measures of the Madani period. One of the essential steps is Makki Muwakhat. A large number of biographers and historians have mentioned Madani Muwakhat, but there is no material in their books regarding Makki Muwakhat. Some have mentioned the Makhi muwakhat, but most of them have mentioned only the Madni and confused about the Makki Muwakhat. This Makkah Muwakhat provides the some kind of protection to oppressed Muslims of Makkah and the new ones who were freed from Slavery. This Muwakhat also proved to be a forerunner of Madani Muwakhat and is very important in its fruits and wisdom. In this paper, an attempt has been made to evaluate the effects of Makki Mowakhat. It was intended to give up the muslims a social and social environment that would create unity and differences between them. In addition, it was intended to ease the grief of the Muslims at the loss of their family and relatives and to give a new determination to live, enthusiasm and a new color of this relationship of the makkah period with the brotherhood of "Mawakhat-e-islam." It was the first act of establishment. Mowakhat was actually the first seat of global Islamic community. The Prophet (peace and blessings upon him), established Muwakhat as the first priority to replace cruelty and brutality with love.

Keywords: Prophet (PBUH), Makki Muwakhat, Madani Muwakhat, Benefits of brotherhood, Global Islamic community.

تعارف:

اسلام میں تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔[1] چاہے وہ کہیں بھی رہتے ہیں اور ان کا کسی بھی رنگ و نسل اور وطن سے تعلق ہو جو کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے وہ بحیثیت مسلمان ہمارا دینی بھائی ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان ایک پائیدار اور مستحکم رشتہ قائم کیا جسے قرآن مجید نے " رشتہ اخوت اسلامی "کا نام دیا۔ اس اخوت کی بنیاد اسلام اور ایمان ہے یعنی سب کا رب ایک، رسول ایک، کتاب ایک، قبلہ ایک اور دین ایک ہے جو اسلام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسی ایمان و تقوی کو فضیلت کی بنیاد بھی قرار دیا ہے اور یہ بتلا دیا کہ انسان رنگ و نسل اور قوم و قبیلے کے اعتبار سے نہیں بلکہ ایمان اور تقوی جیسی فضیلت اعلی سے دوسروں پر فوقیت حاصل کرتا ہے۔ قوم اور قبیلے صرف تعارف اور جان پہچان کے لیے ہیں اسلام ایک عالمی دین ہے اور اس کے ماننے والے عرب ہوں یا عجم، گورے ہوں یا کالے، کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں، مختلف زبانیں بولنے والے ہوں سب بھائی بھائی ہیں اور ان کی اس اخوت کی بنیاد ہی ایمانی رشتہ ہے۔[2] اس کے بالمقابل جتنی بھی اخوت کی بنیادیں ہیں سب کمزور ہیں ان کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ابتدائی اور سنہری دور میں جب بھی ان بنیادوں کا آپس میں تقابل اور تصادم ہوا اخوت اسلامیہ کی بنیاد ہمیشہ غالب رہی۔ آج بھی مشرق و مغرب اور دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمان جب موسم حج میں سرزمین مقدس حرمین شریفین میں جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے گرم جوشی سے ملتے ہیں حالانکہ ان کی زبانیں الگ ان کے رنگ اور ان کی عادات مختلف ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود جو چیز ان کے دلوں کو مضبوطی سے جوڑے ہوئے ہے وہ ایمان اور اسلام کی مضبوط رسی "اخوت" ہے۔[3] امت محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اخوت پیدا کرنے کے لیے محبت، اخلاص، وحدت اور خیر خواہی جیسی صفات لازم ہیں جو اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑی نعمت شمار ہوتی ہیں۔ مسلمان دنیا کے کسی خطے میں آباد ہوں وہ امت اسلامیہ کا ایک جزو ہیں۔ اگر وہ آرام و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو پوری امت پر سکون ہو گی اور اگر وہ کسی مصیبت یا ظلم کا

---

[1] سورہ آل عمران ۳:۱۰۳

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، **الصحیح البخاری**، کتاب :المظالم والغضب ، باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، رقم الحدیث:۲۹۹۲

[3] مسلم بن الحجاج بن المسلم القشیری، **الصحیح المسلم**، کتاب:البر والصلة والادب، باب: نصر الاخ ظالما او مظلوما، رقم الحدیث:۲۵۸۵

شکار ہیں تو ان کی تکلیف سے پوری امت بے چین ہو گی۔[4] اس رشتے کی عظمت و فضیلت، افادیت اور اہمیت کے حوالے سے قرآن مجید کی کئی آیات مقدسہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

قرآن پاک میں اخوت کا ذکر:

بعثت رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور نزول قرآن مجید کا مقصد نوع انسانی کو منظم کرنا ہے تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی اور عداوت کرنے والوں کو پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارے کے رنگ میں رنگ دیا جائے۔ اللہ تعالی کے حکم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اہل ایمان کے درمیان "رشتہ اخوت" قائم کیا اس عظیم رشتے کی بنیاد اسلام اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُواْ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔[5]﴾

ترجمہ: بے شک ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں (اگر ان کے درمیان کچھ تنازع ہو جائے) تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرادیا کرو ہر معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں اور یہ بھائی چارہ دینی تعلق اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہے اور یہ رشتہ اخوت تمام دنیاوی رشتوں سے مضبوط ہوتا ہے لہذا جب کبھی دو بھائیوں میں جھگڑا واقع ہو تو ان میں صلح کرادو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت ہو کیونکہ اللہ تعالی سے ڈرنا اور پرہیز گاری اختیار کرنا ایمان والوں کی باہمی محبت اور الفت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اس پر اللہ تعالی کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

مواخات احادیث مبارکہ میں:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ آپ نے امت مسلمہ کو "رشتہ مواخات" کی لڑی میں پرو دیا مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا اور اس اخوت اور محبت کو اللہ کی نعمت قرار دیا اس محبت اور اتحاد پر ان کی قوت اور طاقت کا دارومدار ہے۔ اخوت کو قائم رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور ان تمام صفات کو اپنانا جن سے اخوت کا رشتہ مضبوط ہے جیسے خیر

[4] مسلم بن الحجاج بن المسلم القشیری، **الصحیح المسلم**، کتاب: البر والصلة والادب، باب: نصر الاخ ظالما او مظلوما، رقم الحدیث: ٦٥٨٨

[5] سورة الحجرات ٤٩: ١٠

خواہی، محبت، اخلاص، ایثار، ملنا ملانا، صلح جوئی اور ایک دوسرے کو سلام اور دعا پیش کرنا وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے متعدد ارشادات میں اخوت اسلامی کی عظمت کو اجاگر کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ النَّبِیّ، علیه السَّلام: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهُ، وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[6]

ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اللہ اس کی ضرورت کو پورا کرتا ہے اور جو کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو آسان کرتا ہے اللہ تعالی قیامت کی مشکلات میں آسانی پیدا کرے گا اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی پردہ داری کرتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ پوشی کرے گا۔

اس حدیث مبارکہ میں باہمی ہمدردی تعاون کا درس دیا گیا ہے کہ مسلمان کو جب کوئی پریشانی یا مصیبت آتی ہے تو دوسرا مسلمان اس کی پریشانی و مشکلات میں اس کا دست بازو بن جاتا ہے اور ہر مشکل میں سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہو کر ساتھ دیتا ہے اور اس کی برکت سے اللہ تعالی دنیا میں اس اخوت کے رشتے کی بنیاد پر برکتیں عطا کرتا ہے اور قیامت کے دن بھی اللہ تعالی ان کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

مواخات اسلامی کا قیام جن بنیادوں پر کیا گیا اس کے خیر کن ثمرات حاصل ہوئے معاشی، معاشرتی، دعوتی حکمتیں مسلم معاشرے کی اخوت میں خیر کا باعث بنیں۔ یہ مواخات کا عمل ہی تھا جس نے دو مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے دو مختلف افراد کو اخوت کے رشتے میں اس طرح جوڑا جس سے دو خاندان آپس میں جڑ گئے دو قبائل آپس میں جڑ گئے دو قبائل کے درمیان جو تصادم اور قبائلی عصبیت تھی مواخات کے ذریعے اسے دور کیا گیا۔ یہ مواخات کا ہی ثمر تھا جس نے قبائی نفرتوں کو ختم کیا اور اخوت و محبت کی فضا قائم کی۔ مواخاتی بھائی تاحیات ایک دوسرے کی رفیق و ہم سر بن گئے یہ رفاقت زندگی کے ہر

[6] البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، **الصحیح البخاری**، کتاب :المظالم والغضب ، باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، رقم الحدیث:۲۹۹۲

شعبے سے منسلک ہو گئی اور ہر شعبہ حیات میں مواخاتی بھائی ایک دوسرے کے مدد گار ثابت ہوئے۔ مکی مواخات کے ثمرات درج ذیل ہیں۔

محبت اور اخوت کے جذبات:

مکی و مدنی مواخات کے ضمن میں صراحتا اور تسلسل سے محبت و اخوت کے جذبات ملتے ہیں جو کہ دیرپا بلکہ تاعمر باقی رہے دو مواخاتی بھائیوں میں پیدا شدہ رشتہ، الفت و انسیت ان کی نفسیات کا حصہ بن گیا تھا بلکہ ان کے خون کے شراروں اور ان کی روح کی گہرائیوں میں ایسا پیوستہ ہوا کہ وہ یک جان بن گئے زندگی میں بھی اور بعد الموت بھی، ایک دوسرے کے رفیق رہے۔ [7]حضرات شیخین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تاعمر ہم دم و رفیق حیات رہے ان میں اتحاد و اتفاق رہا اور جس طرح ایک دوسرے کے صدیق و حامی رہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ وہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں مکی زمانے سے مدنی دور تک اور پھر خلافت صدیقی کے دوران ایک دوسرے کے حامی و مدد گار رہے جب خلافت صدیقی ختم ہوئی تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کی جگہ لے لی ان دونوں کی ہم آہنگی کے سبب انہیں شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کا لقب دیا گیا زندگی اور بعد الموت بھی رفیق ہیں ان کی مواخات کا رشتہ اس قدر مضبوط تھا کہ بعد الموت بھی وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ [8]

حضرت زید بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ دونوں مکی مواخاتی بھائی بنے حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متبنی تھے اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی بھی تھے اسی رشتہ اخوت کی مضبوطی کا اثر تھا کہ **ابن سعد** کے قول کے مطابق حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں جنگ سے قبل حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا "وصی" مقرر فرمایا [9]اور ان کو اپنے تمام امور و معاملات کی وصیت کی تھی اور پھر اسی رشتہ اخوت کی بنیاد پر اور وصیت کے تعلق سے بھی جب عمرۃ

[7] ابن حجر عسقلانی، **فتح الباری**، (طیبۃ:۱۴۲۶ھ) أبواب مناقب أبی بکر و عمر، ص:۷/۵۳

[8] **محمد** بن سعد بن منیع الزہری ابو عبد اللہ، **طبقات ابن سعد** (ناشر: مکتبة الخانجي 1421-2001)، ج: سوم، ص: ۸۰۹

[9] **محمد** بن سعد بن منیع الزہری ابو عبد اللہ، **طبقات ابن سعد** (ناشر: مکتبة الخانجي 1421-2001)، ، ج: سوم، ص: ۳۱۴

القضاء کے موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی پرورش و تربیت کا مسئلہ پیش آیا تب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنا دعوی پیش کیا اور ابن اثیر کے قول کے مطابق اسی مواخات کی بنیاد پر کیا تھا[10]

مکی مواخات کے دل نشین اثرات تھے کہ حضرت عثمان بن عفان اموی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ تاحیات ایک دوسرے کے رفیق و ہم دم اور مونس و مددگار رہے۔ تعلقات ذاتیہ کے علاوہ دونوں میں سیاسی اتفاق و اتحاد بھی تھا یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلافت سوم کا مسئلہ سامنے آیا تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بلا تامل و تاخیر صدق دل سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرنے میں اہم حصہ لیا۔[11] آپ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران زندگی بھر ان کے مددگار و معاون رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی خلافت کے پہلے سال امیر حج مقرر فرمایا اور ہر طرح سے تمام معاملات میں مقدم رکھا ان دونوں میں محبت و خلوص انتہا کا تھا۔ ابن سعد کے قول کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل خلافت کے لیے چھ صحابہ کرام کو بطور ممکنہ جانشین منتخب کیا تھا ان کے خطبہ شوری کے اقتباس سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ ان کو یک جان دو قالب سمجھتے تھے ان کے الفاظ یہ ہیں: "عبد الرحمن بن عوف اور ان کی نظیر عثمان بن عفان"[12] حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے محبت و الفت اور عمر بھر کی رفاقت کا سلسلہ قبول اسلام کے زمانے سے شروع ہوا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تیمی تھے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسدی۔ مکہ مکرمہ میں دونوں ساتھ رہے۔ مدینہ طیبہ ساتھ ہی ہجرت کی۔ ہجرت کے وقت دونوں تجارت کے لیے سفر شام اکٹھے نکلے واپس بھی اکٹھے آئے راستے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کی اور تحفے تحائف کا تبادلہ بھی کیا خلافت راشدہ میں دونوں ایک دوسرے کے رفیق رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لینے کی شرط پہ دونوں نے بیعت کی۔ مکہ میں اکٹھے رہے وہاں سے بصرہ چلے گئے۔ جنگ جمل میں ساتھ

---

[10] ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن عبد الکریم الجزری، **اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ**(دار الکتب العلمیۃ:1410ھ)، ج: دوم، ص؛ ٤٦

[11] حافظ ابن سید الناس، محمد بن سید الناس، **عیون الأثر في فنون المغازی والشمائل والسیر**، ج: اول، ص: ٢٦٤

[12] **ایضا**

شریک رہے اور ساتھ ہی شہید ہوئے۔[13] ابن سعد اور ابن اثیر دونوں نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کی مواخات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے بتائی ہے جو صحیح نہیں۔[14]

دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں معلومات و روایات عموماً کم ملتی ہیں بعض دینی بھائی عہد نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد جلد ہی اپنے رفیق اعلی سے جاملے جیسے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم مولی ابی خذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ وغیرہ بلکہ حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ تو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں غزوہ بدر میں شہید ہوگئے تھے لیکن اگر تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو ان کے دینی اور مواخات مکی افراد کے باہمی تعلقات خاطر اور الفت و محبت کے شواہد مل سکتے ہیں مدنی مواخات سے وابستہ ہونے والے بھائیوں کے تعلقات کی الفت و محبت سے اس امر کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔[15]

معاشرتی استحکام:

عہد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مواخات معاشرتی استحکام کا نظام تھا جو بنیادی طور سے مکی دور حیات میں ابھرا اور نشو پذیر ہوا جو ساتویں صدی کے عربوں کے تمام نظریات سماجیت سے یکسر مختلف تھا رشتہ اخوت اپنی ماہیت کے اعتبار سے تمام معاشرتی تفریقوں، اونچ نیچ اور اقتصادی ناہمواری کو ختم کرتا تھا اس رشتہ اخوت میں تمام وہ لوگ شامل اور اس کے ارکان تھے جو اسلام کو مانتے اور اس پر عمل کرتے تھے قرآن کریم کی متعدد آیات بے شمار احادیث نبوی اور مختلف سنن رسول میں اس نظریہ اخوت کی وضاحت ہوتی ہے جس نے نو مسلم کو سماجی تحفظات فراہم کیے۔ اسلامی معاشرت اور امت مسلمہ کا سرچشمہ حکمرانی اور فرمانروائی خدا کی ذات ہوتی ہے جس کو اقتدار اعلی یا حاکمیت تامہ کہتے ہیں اس اقتدار اعلی کو رسول خدا جاری کرتا ہے اس کے بعد یہ ذمہ داری اس کے خلفاء کی ہوتی ہے خلفاء پر انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر امت پر عائد ہوتی ہے عربوں کو اپنے قبائلی نظام اور اس کے فاسد خود مختاریاں اس قدر عزیز تھیں کہ وہ اسلامی سماجیت سے لرزاں تھے کیونکہ اسلامی تعلیمات ایک یا دو

---

[13] محمد یسین مظہر صدیقی، **عہد نبوی کا نظام حکومت**، علی گڑھ: ادارہ تحقیق و تصنیف: ۲۰۱۴ء، باب: دوم

[14] محمد یسین مظہر صدیقی، **مکی مواخات۔ اسلامی معاشرہ کی اولین تنظیم**، معارف، جلد: ۱۶۱، (دسمبر ۱۹۹۸ء)

[15]، محمد بن سعد بن منبع الزہری ابو عبداللہ، **طبقات ابن سعد** (ناشر: مکتبة الخانجي 1421-2001)، ج: سوم، ص: ٦١-٦٥

قبیلوں یا شہروں اور علاقوں تک محدود نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے ہے اسلامی تعلیمات کے اصول حکمرانی مستنبط کرنا اخوت کا مقصد تھا۔[16]

سماجی تحفظ:

اسلامی تعلیمات اخوت ومساوات کا بے نظیر اور مذہبی تعلقات کا عظیم ترین اسوہ ہے جس نے وسیع قلبی وفیاضی کو تا قیامت انصار اللہ والرسول کے عظیم و قابل فخر لقب سے ممتاز کر دیا مواخاتی بھائیوں کی آپس میں ایک دوسرے کی مدد و تعاون، مہمان نوازی، محبت و اخوت اور پر خلوص تعلق و دل سوزی سے کسی بھی مورخ کو انکار نہیں ہو سکتا تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ تمام نو مسلم بالکل ہی بے سر و سامان اور تہی دست نا تھے اور نہ ہی محض فیاضی و سخاوت پر منحصر تھے اور نہ ہی وہ مکی بھائیوں کی معیشت پر بوجھ بنے تھے۔

مردوں میں سب سے پہلے اسلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے قبول کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے 40 مردوں اور 11 عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا اور جب آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلام قبول فرمایا تو آپ کے خاندان والوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا حالانکہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ ایک نڈر اور بارعب شخصیت کے مالک تھے جب صحن حرم میں آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اعلان قبول اسلام کیا تو آپ پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی تشدد کے باوجود آپ کے خاندان کے کسی بھی فرد نے آپ کا ساتھ نہ دیا اور نہ ہی کوئی بچانے کے لیے آگے بڑھا۔ بنو سہم قبیلے کے سردار عاص بن وائل نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو بچایا اور پناہ دی۔[17] یہی وجہ ہے کہ حضرات شیخین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے کے درمیان مواخات قائم ہوئی یہ دونوں قریش کے دو اہم خاندان بنو تیم اور بنو عدی کے افراد ہونے کے ساتھ ساتھ مکی اشراف، عہدے دار اور منصب دار تھے دونوں جاہلی اور اسلامی ادوار میں قریش کے سردار اور سرداران اسلام بھی تھے دونوں خوشحال تاجر بھی تھے اور دونوں اثر و رسوخ والے بھی تھے سماجی سربراہ بھی تھے دونوں میں سیادت و جلالت کی خصوصیات بھی تھیں غرض یہ کہ دونوں ہر طرح ہم آہنگ و ہم پلہ تھے۔

---

[16] محمد یسین مظہر صدیقی، **مکی مواخات۔ اسلامی معاشرہ کی اولین تنظیم**، معارف، جلد: ۱۶۰ (دسمبر ۱۹۹۷ء)

[17] ابن ہشام، **عبد الملک بن ھشام**، السیرۃ النبوۃ لابن ہشام، (مکتبۃ الحلبی ۱۳۷۰ھ) ج: اول، ص: ۳۴۹-۵۰

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ کو مواخاتی بھائی بنایا گیا ان دونوں میں قومی سیادت، قریشی وجاہت، اقتصادی ہم آہنگی اور معاشی و معاشرتی وحدت پائی جاتی تھی یہی صورتحال حضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کی تھی دونوں نوجوان، خوشحال تاجر، ہم عصر و ہم عمر اور ہم مذاق طبیعت کے حامل تھے[18] دیگر مکی مواخاتی بھائیوں کے درمیان بھی معاشرتی ہم خیال ہونے کا لحاظ نظر آتا ہے یہی اصل وجہ وابستگی ہم آہنگی کی ہے یہ اسلامی تصور ہے تاکہ معاشرے میں آسانی پیدا ہو سکے۔

معاشرے میں نمایاں مقام:

اخوت نے قبائلی تنگ نظر و خیال لوگوں کو ایک مضبوط و مستحکم اور متحدہ امت میں تبدیل کرنے میں بہترین کردار ادا کیا یہی دینی جذبہ احساس تھا کہ اپنے دینی بھائی غلام کو خرید کر آزاد کیا جاتا تاکہ معاشرے میں برابر نمایاں مقام حاصل ہو اس سے مسلمانوں کے اندر غیر معمولی احساس نے جنم لیا۔ مصائب و آلام زمانے میں ایک دوسرے کا دست و بازو بنایا جس سے معاشرہ فعال و متحرک رہتا ہے بلکہ ان کے اندر ملی شعور پیدا کیا تاکہ یگانگت و وابستگی پروان چڑھے اس اخوت اسلامی کے مسلمانوں کے نئے تاریخی معاشرتی استحکام کا بہترین مظاہرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا وہ قول تھا کہ جو انہوں نے اپنے نسب کے بارے میں سوال کرنے والے شخص کو جواب دیا: "انا مسلمان بن اسلام "میں مسلمان ہوں اور اسلام کا ایک فرزند۔[19] دراصل اخوت اسلامی معاشرتی استحکام کا آغاز تھا جو حجۃ الوداع کے عظیم موقع پر عالم اسلامی میں آفاقی اخوت اسلامی کے عظیم نظریہ پر منتج ہوا۔

اشاعت اسلام کے لیے معاون:

اسلام کے اشاعت پر امت مسلمہ کا اور اس پر اسلامی ریاست کے قیام کا دارومدار تھا مکہ مکرمہ میں اشاعت اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رہبری میں پروان چڑھا۔ اخوت کے رشتے کے قیام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت اسلام کے لیے دوسرے علاقوں اور قبیلوں کی طرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو روانہ کیا۔ ان سفروں میں مواخاتی بھائیوں

---

[18] سید مودودی، **سیرت سرور عالم**،(لاہور، ترجمان القران،۱۳۹۹ھ)ج: دوم، ص: ۶۱-۱۵۵

[19] ابن اثیر، **اسد الغابہ**،(تہران ۱۳۷۷)،ج: دوم، ص: ۳۲۸

کے معاملات کا خیال رکھا جاتا تا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے معاون و مدد گار بنے۔ مدینہ منورہ میں اشاعت اسلامی کا کام یثربی، اوسی اور خزرجی مسلمانوں نے جوش وجذبے سے کیا۔

مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کرنے والے نو مسلم خزرجیوں نے اسلام کی اشاعت کا فریضہ اپنے ذمے لے لیا اور جوش سے کام کیا کہ یثرب میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ اس کے بعد اگلے سال 11 نبوی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے 12 افراد نے مکہ جا کر ملاقات کی اور پہلی بیعت عقبہ کی۔ یہ معاہدہ یا بیعت اپنی شرائط کے اعتبار سے سیاسی لحاظ سے زیادہ اہم نہ تھا تاہم اشاعت اسلام کے لیے معاون و مدد گار ثابت ہوا۔ ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ جب یہ لوگ وطن واپس جانے لگے تو ہادی برحق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر بن ہاشم رضی اللہ تعالی عنہ کو ان لوگوں کے ہمراہ بھیجا تھا کہ نو مسلم کو قرآن مجید سکھائیں اسلام کی بنیادی احکام کی اشاعت کریں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی سرپرستی میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے یثرب میں اسلام قبول کر لیا یہ مواخات ہی کے اسرار تھے کہ اوس و خزرج کے کئی سالوں سے دشمنی میں الجھے ہوئے لوگوں کو اسلام کی مضبوط بنیادوں سے منسلک کر دیا۔

مواخات نے مکہ مکرمہ میں اشاعت اسلام کے لیے اہم کردار ادا کیا اس سے متعدد نتائج اخذ ہوئے اس مواخات کے ذریعے ایک مسلم کو دوسرے مسلم کا بھائی محض دین کی بنیاد پر بغیر کسی نفسانی غرض وغایت کے اللہ تعالی کی دین کے اشاعت کے لیے بنایا گیا اور اس طرح ایک قبیلے سے دوسرے قبیلے ایک نسل سے دوسری نسل اور ایک رنگ سے دوسرے رنگ پر اللہ کا رنگ غالب آگیا جو کہ افضل و اعلی رنگ ہے اس مواخات کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت اسلام کے لیے تمام پہلوؤں کو ایک قانونی شکل دے دی۔ عملا اس بات کا ثبوت دیا کہ دین وایمان کی بنیاد پر بننے والا معاشرہ الگ اور نمایاں حیثیت رکھتا ہے اسلام کی تخم ریزی اور اشاعت اسلام کا آغاز ہو چکا تھا وہاں کے لوگ عرب کے دوسرے قبیلوں اور خاندانوں سے تعلق رکھنے والے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے رہے مکہ کے مخصوص قبائلی نظام میں تغیر و تبدل کے آثار نمایاں ہو گئے۔[20]

عقد مواخات نے اس بنیادی اصول کو عہد تازہ کی صورت میں پیش کیا انسانوں کے باہمی تعلق کو ہم آہنگی، وابستگی اور اتحاد کی یقینی بنیاد وطن، رنگ، نسل وغیرہ نہیں بلکہ صرف دین و شریعت ہے اسی لیے توحید کی پہلی دعوت دی گئی۔ قران کریم کی مکی

---

[20] ابن حجر عسقلانی، **الاصابه فی تمییز الصحابة**، (مصر ۱۹۳۸)، ج: دوم، ص: ۶۰

سورتوں کا جائزہ لیا جائے یہ اخلاقیات اور عقائد پر مبنی ہیں اس کی بنیاد پر ایک نئے معاشرے کا وجود عمل میں آیا۔ مکی مواخات دراصل عالمی اسلامی برادری کی نشست اول تھی۔

باہمی اختلافات وتنازعات کا خاتمہ:

سابقہ امتوں کی ہلاکتوں کا سبب باہمی تفرقات وتنازعات تھے جو اخوت ومحبت کے تقاضوں سے بیزار تھے۔ بات بات پر مرنے مارنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ حلف الفضول اور حجر اسود کی تنصیب کا عمل مواخات کی ہی ایک جہت ہے جس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنازعات کا خاتمہ فرما کر باہمی رضامندی سے معاملات طے فرمائے معاشرے کے اندر امن وسکون کی فضا قائم فرمائی قبل از بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ رحمت بنی۔ باہمی اختلافات، خون ریزی کو ختم فرما کر پرامن طریقے پر قریش مکہ کو یکجا کیا۔ قران کریم کی آیات کی ہدایت کے مطابق تمام متنازع امور کا فیصلہ کرنے کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جائے باحیثیت رسول خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مشروط فرمانبرداری کے لیے تسلیم کرنا اسلام کا اولین حق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم وتربیت کے ذریعے سے ان کے باہمی اختلافات کا خاتمہ کیا اس کی بنیاد پر ایک نئی تہذیب وجود میں آئی۔ مواخاتی بھائیوں کے مابین تہذیبی اختلافات وتنازعات کا خاتمہ ہو گیا۔ اسلام دشمن قوتیں اس کوشش میں لگی رہتیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے درمیان باہمی تنازعات کو ہوا دی جائے اور انہیں تعصب پر آمادہ کیا جائے لیکن منافقین کی یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملات میں میانہ روی اختیار کرنے کا درس دیا صبر و استقامت کی تلقین فرمائی اور خونی رشتوں پر دینی رشتوں کو ترجیح دی۔ اس کا مقصد خونی اور غیر خونی دونوں رشتوں کے ساتھ رواداری اور برادرانہ سلوک تھا۔ قبائل کی جو آپس میں لڑائیاں تھیں اور ہم وقت ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے حریص رہتے انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور باہمی ہمدردی باہمی مدد کے لیے کوشاں فرمایا۔

قبائلی عصبیت کا خاتمہ:

پہلے مکہ میں عصبیت کا زور تھا باقاعدہ حکومتی نظام نہ ہونے کے سبب ہر قبیلے کا فرد اپنے مشکل وقت میں اپنے قبیلے کی پناہ لینے پر مجبور تھا اگر کسی فرد کا قبیلہ اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیتا تو وہ مظلوم اپنی دادرسی کے لیے کسی اور سے دست سوال نہ کر سکتا تھا اپنے رشتہ دار بیٹے بھائی اور باپ کے قاتل سے بھی وہ انتقام نہیں لے سکتا تھا اس معاشرتی ضرورت نے ہر قبیلے کے افراد میں

اپنے قبیلے کے جذبہ عصبیت کو زندگی کا لازمی جزو بنا دیا تھا جس کے بغیر وہ اس جاہلی معاشرے میں باوقار زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے

نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قولو لا الہ الا اللہ کی صدا بلند فرمائی اور انہیں رب تعالی کے دین کی طرف بلایا۔ جو افراد پہلے ہی عصبیت سے تنگ و پریشان تھے انہوں نے فورا اسلام قبول کیا اس کا رد عمل یہ ہوا کہ قبیلے والوں نے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیے اور انہیں دین اسلام سے ہٹانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کیے گئے اور ظلم و ستم کا بازار گرم ہو گیا یہ نو مسلم اپنے خاندان سے کٹ گئے اور اپنے ہی علاقے میں مسافروں اور غریبوں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے ۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان وفادار اور نیک خصلت صحابہ کی بے بسی اور بے چارگی دیکھی نہ جا سکی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک نئی برادری کی تشکیل کو محسوس کیا جس کی بنیاد دین اسلام پر ہو اس میں قرشی و غیر قرشی، امیر و غریب، گورے و کالے کے تمام امتیازات و تفرقات کو ختم کیا گیا ہر وہ شخص جو اللہ تعالی کے پسندیدہ دین اسلام کے دائرہ کار میں آ گیا وہ اس برادری میں آ گیا چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو اس اسلامی اخوت کے رشتے میں پرونے کے لیے عملی اقدامات کیے جن کے خیر کن اور خوشنما اثرات مرتب ہوئے۔

مکہ مکرمہ میں جتنے لوگ اسلام قبول کر چکے تھے ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ قبائلی عصبیت اور غیرت و حمیت کی تمام بنیادیں منہدم ہو گئیں اور اس کی جگہ جذبہ اخوت و محبت اُمڈ آیا وہ آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ جو لوگ قبول اسلام کے سبب اپنے خاندان والوں سے منقطع تھے تنہا اور بے سہارا تھے اب وہ خود عالمی برادری کا ایک معزز و مکرم فرد محسوس کرنے لگے ان تمام افراد میں اپنائیت کا جذبہ بیدار ہوا کہ وہ اپنے آپ کو پھر کبھی تنہا اور بے بس تصور نہ کریں یہ اسلامی اخوت ہی تھی جس کی بنیاد قبائلی عصبیت پر نہ رکھی گئی بلکہ رنگ و نسل، زبان و نسل، علاقیت کے تمام امتیازات کو ختم کر کے اس کی اساس دین توحید پر رکھی گئی ایک خدا ایک رسول ایک کتاب ایک قبلہ اور ایک کلمہ ان کا منشور تھا اخوت و محبت کے رشتے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ۔جو شخص بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہہ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتا وہ اس برادری سے خود بخود منسلک ہو جاتا۔ زبان و قبیلے علاقہ و قوم کے تمام مصنوعی امتیازات کو ختم کر دیا گیا۔ عصبیت کی زنجیروں میں جکڑے ہوؤں کو وحدہ لا شریک رب کی طرف بلایا گیا اور عزت و شرافت کی زندگی سے روشناس کروایا گیا دل سوز انسانیت نے ان تمام عصبیتوں کو اپنے پاؤں تلے روندا اور آگے بڑھ کر وحدہ لا شریک کا نعرہ بلند کرتے ہوئے دائرہ اخوت و محبت میں داخل ہو گئے اسلامی برادری کی تشکیل کی۔

مالی استحکام:

مواخات کے عمل کا ثمر اسلام کے ماننے والوں کو مالی استحکام کی صورت میں حاصل ہوا۔ بے گھر و بے سامان بے در مسلمانوں کو سہارا دیا گیا یہ لوگ بالکل تہی دست اور بے سر و سامان نہ تھے تاہم اپنی معیشت اور مالی استحکام کے لیے منحصر ضرور تھے جس محبت و خلوص، حوصلہ مندی، دل سوزی اور خلوص سے ایک دوسرے کی مالی امداد کی تاریخ اسلام اس کا ایک روشن باب ہے۔ اسلامی تعلیمات اخوت و مساوات کا بے نظیر نمونہ اور مذہبی تعلقات کا عظیم ترین باب "مواخات" ہے جس کے جذبہ اخوت و محبت کے باعث مواخاتی بھائیوں نے وسیع قلبی و فیاضی اور مخلصانہ رویوں اور پر خلوص تعلقات سے مالی امداد کی۔

امت کی تشکیل کی بنیاد:

عملی اعتبار سے مواخات کے ذریعے امت کی تشکیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تدبر و فراست کا نمونہ ہے امت اسلامی اور ریاست اسلامی کی تشکیل آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسوہ کی ایک جہت خاص ہے جس میں ہر خاص و عام کو ایک سطح پر کھڑا کیا مال و اسباب، رنگ و نسل کے امتیازات کو ختم کر کے فوقیت کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس انقلابی قدم سے پہلے بے شمار قومیں مکہ میں آباد تھیں لیکن ان کے سیاسی اور معاشرتی اتحاد کی اساس زبان، رنگ، نسل یا وطن اور قبیلے پر ہوتی ان کھوکھلی بنیادوں میں انسانی معاشرے کی بربادی کے جو عناصر مضمر تھے ان کے تلخ تجربے بارہا ہو چکے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امت کی تشکیل کے لیے ان بنیادوں میں سے کسی بنیاد کو رائج نہ فرمایا بلکہ رنگ، نسل، زبان اور قبیلے کے تمام امتیازات اور ان سے پیدا ہونے والی ہر قسم کی عصبیتوں کو باطل قرار دیا اور نفرتوں کو مٹا دیا۔ اپنی امت کے اتحاد کی بنیاد فقط دین اسلام کی مضبوط بنیادوں پر رکھی۔ ہر وہ شخص جو دین اسلام کو قبول کرتا ہے خواہ عربی ہو یا عجمی، شرقی ہو یا غربی، اسود ہو یا احمر، امیر ہو یا فقیر کوئی بھی زبان بولتا ہو اس معاشرے کا فرد بن سکتا ہے جو کہ معاشرہ اسلام کے نام پر بنا اس کا سبب یہ تھا کہ اللہ تعالی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایک قوم کسی ایک زمانے کے لیے کسی ایک علاقے کے لیے رہنما بنا کر نہیں بھیجا تھا بلکہ سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک عالمگیر دین الہی کے علمبردار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد تمام امتیازات و تفرقات کو ختم کر کے تمام انسانیت کو رشتہ اخوت میں پرونا، انہیں ایک امت بنانا اور عالمی اخوت میں یکجا کرنا تھا۔ مواخات کے عمل سے امت کی تشکیل ہوئی دین اسلام کی بنیاد پر بھائی چارہ قائم کر کے انہیں ایک امت بنا دیا گیا اور انہیں توحید و رسالت کی بنیاد پر مستحکم اور مضبوط کر دیا تاکہ کوئی تخریبی عمل اس میں رخنہ اندازی نہ کر سکے۔

اتحادو یکجہتی انسانی وسائل کی تنظیم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک خاندان کے دو، دو افراد کے درمیان مواخات نہیں کرائی حالانکہ خاندانی تعلق کا لحاظ کیا جاتا تو خون کا رشتہ بھی مواخات کے رشتے کو مزید پشتہ لگا دیتا۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مختلف قبیلوں سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی تاکہ دو قبیلے، دو خاندان سے تعلق رکھنے والوں کی آپس میں انسیت پیدا ہو۔ دو افراد کے رشتہ اخوت کے درمیان بھائی چارہ بڑھ جائے اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس خاندانی یگانگت اور قبائلی رشتہ داری کا لحاظ مواخات کو تشکیل کرتے وقت نہیں فرمایا ایک خاندان کے متعدد افراد اور خونی قرابتداری کی مسلم معاشرے میں موجودگی کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو مختلف خاندانوں سے وابستہ افراد کے درمیان مواخات کے رشتے کو منسلک کیا۔ دینی بھائیوں کے خاندانی اور مواخاتی قرابتداری کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو تیم سے تعلق رکھنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مواخات بنو عدی سے تعلق رکھنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کرائی گئی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو کہ اموی تھے ان کی مواخاتی بھائی حضرت عبد الرحمن بن عوف زہری رضی اللہ تعالی عنہ کو بنایا گیا۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ اسدی تھے تو ان کے اسلامی بھائی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ تیمی تھے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ جن کا تعلق "بنی مطلب" سے تھا ان کی مواخات حضرت بلال بن رباح تیمی رضی اللہ عنہ سے کرائی گئی حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ رشتہ ولاء کے اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تیمی کے موالی ہونے کے ناطے تیمی کہلائے۔

حضرت مصعب بن عمیر 'بنو عبد الدار' کے ایک فرد تھے اور ان کے اسلامی، مذہبی، مواخاتی بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ زہری تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح خاندان بنو فخر بن مالک کے رکن تھے تو ان کے برادر اسلامی حضرت سالم عبد الشمس رضی اللہ عنہ مولی تھے جو کہ حضرت ابو حذیفہ عبد شمس رضی اللہ عنہ کے مولی تھے دوسرے اسلامی بھائیوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ دو مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے حتی کہ روایات کا اختلاف بھی ان مذہبی بھائیوں کو ایک خاندان کا فرد نہیں ثابت کرتا۔[21]

---

[21] محمد بن سعد، **طبقات ابن سعد**، (مكتبة الخانجي: ١٤٢١ھ) ج: سوم

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رشتہ اخوت میں بالکل حقیقی بھائی جیسا رشتہ عطا کیا ہے یہ بھائی چارہ برکتوں کا باعث بنا جن حضرات نے قبول اسلام کیا قبیلے والوں نے ان سے تمام روابط ختم کر دیے تھے انہیں احساس تنہائی ڈستا تھا انہیں اس سے نجات مل گئی۔ اخوت کے اثرات یہ نمایاں ہوئے کہ اب وہ اپنے قبیلوں اور خاندان والوں کی بجائے اپنے آپ کو عظیم پاکیزہ برادری کا رکن سمجھنے لگے ان کے اندر اتحاد و یکجہتی بیدار ہوئی۔ قرشی و غیر قرشی، ہاشمی، اموی، مخزومی، عدوی قبیلوں کی زنجیروں کو توڑ کر ایک متحدہ اسلامی معاشرے کو قائم کیا گیا۔ قبائلی رقابتیں دفن کر کے متحدہ معاشرہ بنایا جس کی جڑیں اخوت کے جذبات کے سبب دن بدن گہری ہوتی گئیں اور پھیلتی گئیں امتیازات کا خاتمہ ہو گیا اتحاد و یک جہتی ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند پیدا ہو گئی جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیکھ کر مضبوط کرتی ہے علاقہ اور قبیلہ کے مخصوص ماحول کے مخصوص الگ الگ مسائل تھے جن کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروقت حل فرمایا جن حضرات نے اسلام قبول کیا تھا وہ ایک قبیلے کے افراد نہ تھے بلکہ ان کا مختلف قبائل سے تعلق تھا ایسے قبائل جو صدیوں سے خونریزی کرتے آ رہے تھے ان قبائل کی دیرینہ عداوت زوروں پر تھی فرزندان اسلام کا جم غفیر تھا جس میں مختلف قسم کے جراثیم موجود تھے اسلامی وحدت کی بنیادوں کو پارہ پارہ کر سکتے تھے اسلامی معاشرت کو غارتگری سے بچانے کے لیے شیرازہ بندی کی گئی تاکہ یہ امت متحد و یکتا ہو کر کتاب الٰہی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لے۔ ملت اسلامیہ کو کفار کی سازشوں کا سامنا کرنا تھا اس کے لیے اسلامی معاشرہ متعدد مختلف النوع طبقوں سے بھرا ہوا تھا اخوت نے ان کے اندر ایسی یگانگت پیدا کر دی کہ جو بھی ان طاغوتی قوتوں سے ٹکرائے مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کی چٹان سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

خلاصۃ البحث:

رشتہ اخوت سے مکی معاشرے میں استحکام کے لیے مسلمانوں کو کئی ثمرات حاصل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تدبر و فراست کی بدولت اخوت کی ایسی فضا قائم ہوئی جن سے ان کے باہمی اختلافات اور تنازعات کا خاتمہ ہوا ایک دوسرے کی مدد و اعانت کے لیے کوشاں رہتے۔ معاشرتی زندگی کو استحکام حاصل ہوا معاشرے میں عمدہ فضا قائم ہوئی مسلمانوں کے درمیان اتحاد و یکجہتی پیدا ہوئی۔ باہمی انسیت و محبت سے مسلمانوں کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوا جس سے کفار کے دلوں پر رعب و دہشت طاری رہتی مصیبت و ابتلاء کے موقع پر مدد کے لیے تیار رہتے غم و خوشی سب کا یکساں ہو گیا۔ معاشرے میں مالی استحکام قائم ہوا ایک جان ہو کر تبلیغ اسلام کے لیے تیار رہتے۔ اخوت کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کو اتحاد پر جمع کر دیا۔